## سوال

کیا مہر مؤجل فوت شدہ خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوتا ہے جس کی بیوی کو ترکہ سے ادائیگی کرنا ضروری ہے، یہ علم میں رہی کہ بیوی کے ساتھ دخول نہیں ہوا تھا؟

## جواب

الحمد للہ

اول :

مہر معجل اور مہر مؤجل دونوں جائز ہیں، یعنی فوری طور پر ادا کرنا اور بعد میں ادا کرنا دونوں طرح ہی جائز ہے، یا پھر کچھ معجل ہو اور کچھ مؤجل تو بھی جائز ہے اور اگر مہر کو کسی مقرر کردہ وقت تک مؤجل کیا جائے تو یہ اس مقرر کردہ وقت پر ادا کیا جائیگا

اور اگر مہر مؤجل ہو اور اس کا وقت ذکر نہ کیا گیا ہو تو اس کے بارہ میں قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں : مہر صحیح ہے، اور اس کی جگہ تفریق ہے؛امام احمد کہتے ہیں : جب کسی شخص نے مہر معجل اور مؤجل دونوں پر شادی کی تو اس مہر کا وقت موت یا علیحدگی کی صورت میں ہوگا" اھ

دیکھیں : مغنی ابن قدامہ (115/10).

دوم :

اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک رخصتی اور دخول سے قبل فوت ہو جائے تو عورت پورے مہر کی مستحق ٹھرے گی

اس کے متعلق المغنی المحتاج میں صحابہ کرام کا اجماع ذکر ہوا ہے

دیکھیں : المغنی المحتاج (374/4).

اور الانصاف میں ہے کہ :

"بغیر کسی اختلاف کے" اھ

دیکھیں : الانصاف (227/21).

سوم :

اگر خاوند فوت ہو جائے اور بیوی نے مہر نہ لیا ہو تو یہ مہر خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، اس کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہونے سے قبل بیوی اپنا مہر لے گی

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا مہر موؤجل جائز نہیں یا نہیں ؟ اور اگر جائز ہو اور پھر خاوند فوت ہو جائے اور طلاق نہ دی ہو تو کیا یہ مہر خاوند کے ذمہ قرض شمار ہو گا یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" پورا مہر پہلے ادا کرنا یا پھر موخر کرنا، یا کچھ پہلے اور کچھ بعد میں دینا جائز ہے، اور جو مہر موؤجل ہو وقت آنے پر اس کی ادائیگی کرنا ضروری ہے، اور جس کا وقت متعین نہ کیا گیا ہو اس مہر کی ادائیگی طلاق دینے کی صورت میں ادائیگی کرنا ہو گا، اور اگر فوت ہو جائے تو مہر اس کے ترکہ سے ادا کیا جائیگا " اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (54/19).

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

32716